تین انویسٹر اور ایک ورکنگ پارٹنر کی مضاربت کا حکم

ریفرینس نمبر:IEC-244 تاریخ:08-07-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں ہم چار افراد مل کر کام کر رہے ہیں جس میں تین افراد رقم ملائیں گے ہارڈ ویئر کا کام کرنے کے لئے اور ایک بندہ کچھ بھی رقم نہیں ملائے گا لیکن کام سارا وہی کرے گا کیونکہ وہ اس میں ایکسپرٹ بھی ہے اور ہم تین افراد کچھ بھی کام نہیں کریں گے اور نفع ونقصان ہم سب کے درمیان برابر تقسیم ہوگا۔ کیا اس طرح کاروبار کرنا ہمارے لئے درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایک طرف سرمایہ ہو اور دوسری طرف محنت ہو اس طرح کاروبار کرنے کو شرعاً عقدِ مضاربت کہتے ہیں اور سوال میں بیان کردہ طریقہ کار کے مطابق مضاربت کرنا، جائز و درست ہے کیونکہ عقدِ مضاربت میں ایک مضارب اور ایک سے زیادہ رب المال یعنی انویسٹرز ہو سکتے ہیں، اسی طرح نفع بھی رب المال اور مضارب کے درمیان برابر طے کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مضارب پر مطلقاً نقصان کی شرط لگانا باطل ہے کہ مضارب فقط اپنی کوتاہی سے ہونے والے نقصان کا ذمہ دار ہوتا ہے البتہ یہ ایسی شرط ہے جس سے مضاربت فاسد نہیں ہوتی۔ لہٰذا اگر مضارب کی کوتاہی کے بغیر مضاربت کے سرمایہ میں کمی ہوتی ہے تو پہلے اس کو نفع سے پورا کیا جائے گا اور اگر نفع سے بھی پورا نہ ہو تو انویسٹرز کے سرمایہ سے پورا ہوگا۔ پہلی صورت میں مضارب کا نقصان یہ ہوگا کہ اس کا نفع کم ہوگا اور دوسری صورت میں اس کو کچھ نہیں مل سکے گا اور اس کی محنت ضائع جائے گی لہٰذا ایک اعتبار سے مضارب بھی نقصان برداشت کرتا ہے۔

مجلۃ الاحکام العدلیہ میں مضاربت کی تعریف سے متعلق ہے: "المضاربۃ نوع شرکۃ علی ان

یکون راس المال من طرف والسعی والعمل من الطرف الآخر"یعنی: مضاربت شرکت کی وہ قسم ہے جس میں ایک طرف سے سرمایہ ہوتا ہے اور دوسری طرف سے عمل وکوشش۔

(مجلۃ الاحکام العدلیہ، صفحہ 271، مطبوعہ کراچی)

عقدِ مضاربت میں ایک مضارب اور ایک سے زیادہ رب المال ہو سکتے ہیں، اس سے متعلق درر الحکام میں مجلۃ الاحکام کی عبارت من طرف اور من الطرف الآخر کے تحت ہے: "ویشمل ایضا **ان یکون الطرف شخصا واحدا وان یکون الطرف الآخر ازید من ذلک**"یعنی: یہ اس بات کو بھی شامل ہے کہ (مضاربت میں) ایک طرف ایک شخص ہو اور دوسری طرف ایک سے زیادہ ہوں۔

(درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام، جلد 3، صفحہ 425، دار الکتب العلمیہ بیروت)

مضاربت میں نقصان ہونے کی صورت میں مضارب پر ضمان نہیں ہوگا، اس سے متعلق ہدایہ میں ہے: "وما ھلک من مال المضاربۃ فھو من الربح دون راس المال۔۔۔ فان زاد الھالک علی الربح **فلا ضمان علی المضارب**"یعنی: مضاربت کے مال سے جو ہلاک ہوگا وہ نفع سے پورا کیا جائے گا راس المال سے نہیں۔ ہاں اگر ہلاک ہونے والا مال نفع کے مقابلے میں زیادہ ہو تو مضارب پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔

(ہدایہ، جلد 3، صفحہ 207، مطبوعہ بیروت)

مجمع الانہر میں ہے: "کل شرط یوجب جھالۃ الربح یفسدھا **وما لا فلا ویبطل الشرط** کشرط الوضیعۃ علی المضارب"یعنی: ہر ایسی شرط جو نفع میں جہالت کا موجب بنے وہ مضاربت کو فاسد کر دے گی ورنہ مفسد نہیں بلکہ خود شرط باطل ہو جائے گی جیسا کہ مضارب پر نقصان کی شرط لگانا۔

(مجمع الانہر، جلد 3، صفحہ 446، دار الکتب العلمیہ بیروت)

مضارب پر نقصان کی شرط لگانے سے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: "مضارب کے ذمہ نقصان

کی شرط باطل ہے وہ اپنی تعدی و دست درازی و تضییع کے سوا کسی نقصان کا ذمہ دار نہیں۔ جو نقصان واقع ہو سب صاحبِ مال کی طرف رہے گا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ131، رضافاؤنڈیشن لاہور)

نفع مضارب ورب المال کے درمیان برابر ہو سکتا ہے جیسا کہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "نفع دونوں کے مابین شائع ہو مثلاً **نصف نصف**۔"

(بہارشریعت، جلد3، صفحہ2، مکتبۃ المدینہ)

بہارِ شریعت میں ہے: "اگر اس شرط سے نفع میں جہالت نہ ہو تو وہ شرط ہی فاسد ہے اور مضاربت صحیح ہے مثلاً یہ کہ نقصان جو کچھ ہو گا وہ مضارِب کے ذمہ ہو گا یا دونوں کے ذمہ ڈالا جائے گا۔"

(بہارشریعت، جلد3، صفحہ3، مکتبۃ المدینہ)

مضاربت میں ہونے والا نقصان کیسے پورا کیا جائے گا؟ اس سے متعلق بہار شریعت میں ہے:

"مالِ مضاربت سے جو کچھ ہلاک اور ضائع ہو گا وہ نفع کی طرف شمار ہو گا، راس المال میں نقصانات کو نہیں شمار کیا جاسکتا۔۔۔ اگر نقصان اتنا ہوا کہ نفع اُس کو پورا نہیں کر سکتا۔۔۔ تو یہ نقصان راس المال میں ہو گا مضارِب سے کل یا نصف نہیں لے سکتا۔

(بہارشریعت، جلد3، صفحہ19، مکتبۃ المدینہ، ملتقطا)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

01محرم 1446ھ/08جولائی 2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com